مارا گیا بھائی رن میں زینب جائے کہاں

مارا گیا بھائی رن میں زینب جائے کہاں
گھر بار لُٹا ہے بن میں زینب جائے کہاں

اے بھائی مدینہ جا کے نانا کو میں کیا بتلاؤں
پوشاک تمہاری دوں یا دِروں کے نشاں دِکھلاؤں
پُوچھیں گے لوگ وطن میں زینب جائے کہاں

شبیر نے سر کٹوایا عباس نہر پر سوئے
ہم راہ جسے لائی تھی وہ سارے بہادُر کھوئے
اِک پُھول بچا ہے چمن میں زینب جائے کہاں

اصغر کا کسی کو صدمہ اکبر کا کسی کو غم تھا
قاسم کو کوئی روتی تھی دُولہا کا کہیں ماتم تھا
کہرام ، تھا مرد و زن میں زینب جائے کہاں

کُلثوم نے دِرے کھائے بانو پہ مصیبت آئی
دُشوار تھا جس کا چلنا زنجیر اُسے پہنائی
تھا طوقِ گراں گردن میں زینب جائے کہاں

روتی تھی سکینہ پیاسی خیموں سے دُھواں اُٹھتا تھا
لاشوں سے لہو بہتا تھا اسباب و متاع لُٹتا تھا
ہوتے تھے اسیر رسن میں زینب جائے کہاں

لُٹتی تھی کہیں پہ چادر جُھولا تھا کہیں پہ خالی
جلتی تھی کہیں پہ مسند لاشوں کی کہیں پامالی
کوئی لاش نہیں تھی کفن میں زینب جائے کہاں

امّاں کو سُناؤں گی میں اِن آنکھوں نے دیکھا منظر
تھا لال تمہارا تنہا اور چلتے تھے تیغ و خنجر
لاکھوں تھے تیر بدن میں زینب جائے کہاں

دیتا تھا صدائیں اُس دم گودی میں سُلاؤ امّاں
ہمت کو بڑھاؤ میری اِمداد کو آؤ امّاں
اب آخری سانس ہے تن میں زینب جائے کہاں

سجدے میں جُھکی پیشانی اور آئی دعا ہونٹوں پر
سر تن سے جُدا ہوتا تھا چلتا تھا لعیں کا خنجر
تھے سورج چاند گہن میں زینب جائے کہاں

گھوڑے سے کچل کر تیرا کیا حال کِیا اے بھائی
سوتے رہے تم ریتی پر او نہ میں کفن دے پائی
جلتا رہا لاشہ رن میں زینب جائے کہاں

اے بھائی مِلوگے پھر کب اِک بار گلے لگ جاؤ
جاتی ہے بہن اُٹھو نا رُخصت کے لیے تو آؤ
دیکھو آنسو یہ نین میں زینب جائے کہاں

شہ سیفِ الھدی مولیٰ کو تاحشر سلامت رکھنا
زینب کی دعا سے ان کو تاروزِ قیامت رکھنا
کرتے ہیں بُکا جو حُزن میں زینب جائے کہاں

یہ ذکر سُنا کر جب بھی شہ سیفُ الھدی روتے ہیں
دھرتی پہ حسامی اُس دم املاک جمع ہوتے ہیں
اُٹھتا ہے شور گگن میں زینب جائے کہاں